

خصوصی سیکشن: ڈیجیٹل فنانشل سروسز (ڈی ایف ایس) - پاکستان کے مالی نظام کے لیے جدت طرازی، رجحانات، مواقع اور چیلنجز

پس منظر

کو بھی جنم دیا ہے، جو مالی اداروں اور پالیسی سازوں کی اضافی توجہ اور اخراجات میں اضافے کے متقاضی ہیں۔

ڈی ایف ایس کا ارتقاء اور ترقی - عالمی تناظر

ڈی ایف ایس میں ترقی کا پیمانہ، خاص طور پر مالی انفراسٹرکچر کی ڈیجیٹائزیشن اور مالی خدمات کی فراہمی میں ٹیکنالوجی کے استعمال کی حد کے حوالے سے، مختلف ممالک میں نمایاں طور پر مختلف ہے۔ بنیادی خدمات کی وسعت، صارفین کی جانب سے ڈی ایف ایس کو اپنانے اور نقد اور کاغذی وثیقہ جات سے منتقلی کی بنیاد پر، ڈی ایف ایس پر پیش رفت کے تسلسل کو چار مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے (چارٹ ایس 1.1)۔ اس تسلسل کے پہلوؤں کے بارے میں بات کی جائے تو: ایک طرف ڈی ایف ایس کے فروغ کے حوالے سے نچلے درجے کے ممالک ہیں جہاں ڈی ایف ایس بنیادی طور پر ٹرانزیکشن اکاؤنٹس تک بنیادی رسائی پر توجہ مرکوز کرتی ہیں جنہیں معیشت میں صارفین بتدریج وسیع پیمانے پر اپناتے ہیں۔ دوسری جانب وہ ممالک ہیں جو اگلے مراحل میں پیش قدمی کر چکے ہیں وہاں ڈیجیٹل مالی خدمات کو انفرادی صارفین اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی طرف سے وسیع پیمانے پر قبولیت حاصل ہوئی اور یہ ٹرانزیکشن اکاؤنٹس اور خوردہ ادائیگیوں تک بنیادی رسائی سے بڑھ کر کریڈٹ اور انشورنس جیسے زیادہ جدید مالی خدمات کی طرف پیش قدمی کر چکے ہیں۔

گذشتہ چند دہائیوں میں انفارمیشن اینڈ کمیونٹی ٹیکنالوجیز (آئی سی ٹی) میں تیزی سے ترقی ہوئی ہے۔ یہ پیش رفت معیشت کے تمام شعبوں میں فرموں کے کاروباری عمل، مصنوعات اور ترسیل کے طریقہ کار میں اہم تبدیلیاں لائی ہے اور سہولت اور مؤثریت کے لحاظ سے صارفین اور معاشرے کے لیے کافی سودمند ثابت ہوئی ہے۔ تاہم، دنیا بھر میں مالی شعبے میں جدت کو اپنانے کا نقطہ نظر دیگر شعبوں کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ محتاط ہے کیونکہ مالی استحکام کی پالیسی پر غور و خوص اور طرز عمل کی نگرانی کی جاتی ہے جو کارکردگی اور سہولت کے مقاصد کے ساتھ منصفانہ توازن کی ضمانت دیتا ہے۔

مالی شعبے میں پھیلاؤ اور ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال نے دنیا بھر میں مالی شعبے کی ڈیجیٹائزیشن میں اضافہ کیا ہے۔ ڈیجیٹل فنانشل سروسز (ڈی ایف ایس) میں صارفین کی روایتی مالی خدمات کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور ڈیجیٹل ذرائع جیسے انٹرنیٹ بینکنگ، موبائل بینکنگ، الیکٹرانک منی ماڈلز اور ڈیجیٹل ادائیگی کے پلیٹ فارمز کا استعمال شامل ہے۔ ڈی ایف ایس ادائیگیوں، ڈپازٹس اور قرض کی فراہمی، بچت، ترسیلات زر، بیمہ، ایڈوانسری وغیرہ سمیت مالی خدمات کی وسیع رینج کا احاطہ کرتا ہے۔¹⁹⁴

ڈیجیٹل ذرائع بتدریج دنیا بھر میں مالی خدمات کی فراہمی کا بنیادی ذریعہ بن رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈی ایف ایس کم لاگت، تیز تر اور محفوظ لین دین، اور عوام الناس کی ضروریات کے مطابق مالی خدمات پیش کرتا ہے۔ صارفین تک مالی خدمات کی رسائی کو بڑھانے کی صلاحیت کی وجہ سے، ڈی ایف ایس آبادی کے پسماندہ طبقے کے لیے معاشی مواقع بڑھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی خدمات تک جامع اور آسان رسائی فراہم کرنے والے ممالک بلند معاشی نمو حاصل کرتے ہیں جبکہ ان ممالک میں غربت اور آمدنی کی عدم مساوات بھی تیزی سے کم ہوتی ہے۔¹⁹⁵

اگرچہ مصنوعات اور طرز عمل میں ٹیکنالوجی کی جدت طرازی اور استعمال نے مجموعی کارکردگی، صارفین کے تجربے اور مالی شمولیت کو بہتر بنایا ہے، لیکن اس نے مالی استحکام، صارفین کے تحفظ اور معلومات اور سائبر سیکیورٹی خطرات سے متعلق کچھ پالیسی خدشات

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ برانچ لیس بینکاری (بی بی) نے خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں گہرا اثر ڈالا ہے کیونکہ اس نے روایتی بینک برانچ قائم کیے بغیر ایجنٹوں کے ذریعے مالی خدمات کی فراہمی کو ممکن بنایا۔ یہ رکاوٹوں اور لاگت کو کم کر کے بینکوں سے غیر منسلک آبادی کی مالی خدمات تک رسائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ترقی پذیر معیشتوں میں گزشتہ دہائی کے دوران بینک اکاؤنٹ رکھنے والی آبادی کا حصہ 2011ء کے 42 فیصد سے بڑھ کر 2021ء میں 71 فیصد ہو گیا ہے۔ اسی طرح اس عرصے کے دوران مردوں اور خواتین کے بینک اکاؤنٹس کی ملکیت کے فرق کے لحاظ سے صنفی فرق 9 فیصد سے کم ہو کر 6 فیصد رہ گیا ہے۔¹⁹⁶ اگرچہ وہ ممالک جو ڈی ایف ایس کی ترقی کے ابتدائی مراحل میں ہیں انہوں نے حالیہ برسوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں اور بینک خدمات سے محروم آبادی کو باضابطہ شعبے میں لانے کے لیے بے پناہ امکانات

¹⁹⁵ ژوانگ، جو ژونگ اور دیگر (2009ء): مالی شعبے کی ترقی، اقتصادی نمو، اور تخفیف غربت میں کمی: ایک ادبی جائزہ۔

ایشیائی ترقیاتی بینک اکٹاس ورکنگ پیپر سیریز، نمبر 173۔

¹⁹⁶ عالمی بینک (2021ء)۔ گلوبل فنڈیکس رپورٹ۔ واٹشمن۔ تفصیلات یہاں ملاحظہ کیجیے:

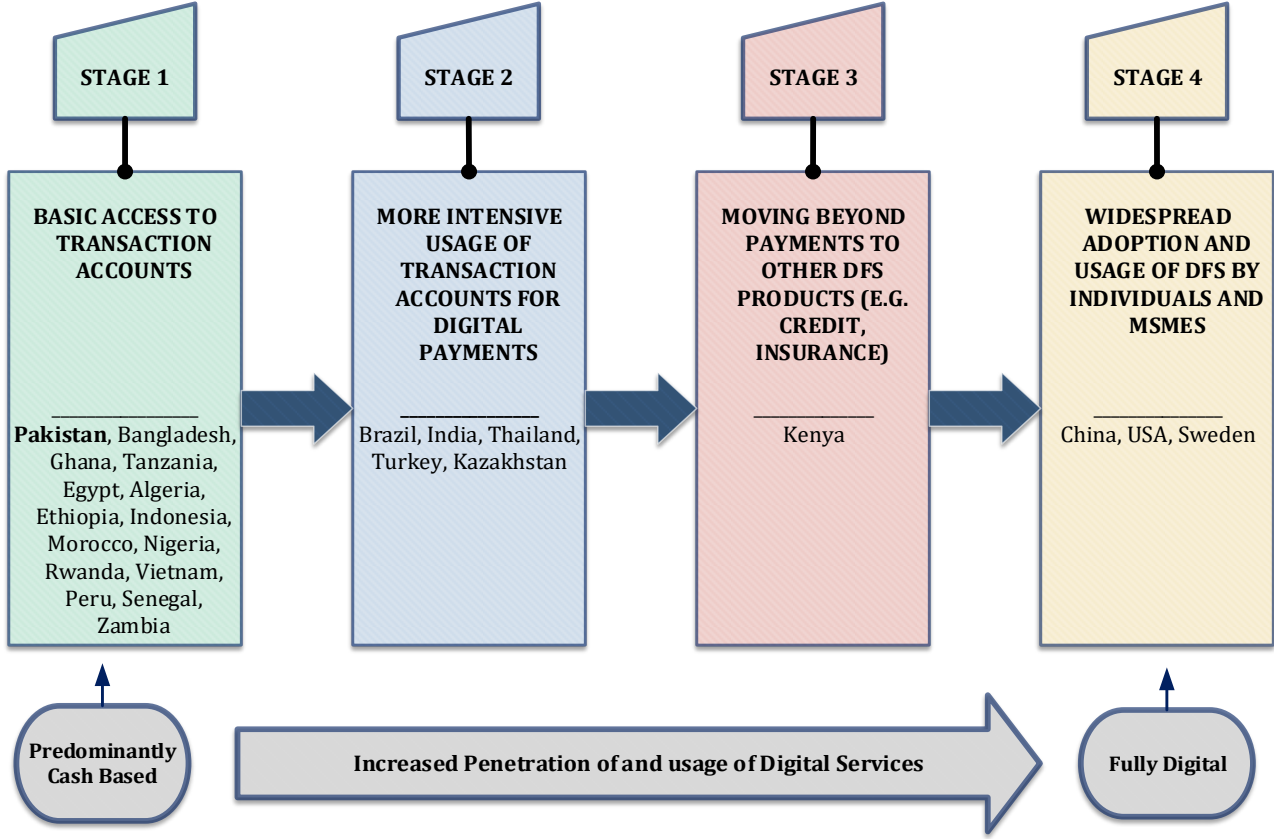
<https://www.worldbank.org/en/publication/globalindex/Data>

¹⁹⁴ اتحاد برائے مالی شمولیت (ای ایف آئی) گائیڈ لائن نوٹ 19 "ڈی ایف ایس - اصطلاحات"، 2016۔

نوٹ: اصطلاح "ڈیجیٹل ذرائع" سے مراد انٹرنیٹ، موبائل فون، ای ٹی ایم، پی او ایس ٹرمینلز، این ایف سی سے چلنے والے آلات، چھپا، الیکٹرانک طور پر فعال کارڈز، بائیو میٹرک ڈیوائسز، میبلنس اور کسی بھی طرح کے دوسرے ڈیجیٹل سسٹم ہیں۔

پیدا کیے ہیں، لیکن وہ اب بھی ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی ترقی اور عوام کی جانب سے ڈی ایف ایف کے استعمال کے معاملے میں پیچھے ہیں۔ ممالک میں بھی ادائیگیوں اور رقوم کی منتقلی کے لیے ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔¹⁹⁷

چارٹ ایس 1.1: ڈیجیٹل مالی خدمات کی ترقی کے مراحل



Source: World Bank Study - Digital Financial Services, 2020

تاہم مختلف ساختی مسائل کی وجہ سے ترقی پذیر معیشتیں ڈیجیٹل مالی خدمات میں عمومی طور پر پیچھے ہیں۔ بہت سی ترقی پذیر معیشتوں میں ڈیجیٹل مالی خدمات کے ذریعے حاصل کردہ نمایاں نمو کے باوجود ترقی پذیر معیشتوں کی اکثریت میں ڈیجیٹل مالی خدمات کا نفوذ اور اس کے وسیع پیمانے پر استعمال کا حجم انتہائی محدود ہے۔ صارفین کی جانب سے ڈی ایف ایف کو اپنانے میں سستی میں متعدد عوامل کار فرما ہیں۔ مثال کے طور پر، جنوب مشرقی ایشیا کی چھ بڑی معیشتوں کے صارفین نے ڈی ایف ایف کو اپنانے میں مختلف رکاوٹوں کی نشاندہی کی جن میں مالی اور ڈیجیٹل خواندگی کی کمی، پوشیدہ لاگت کا خوف، مبہم معاہدے کی شرائط، اور پیچیدہ ایپلی کیشن انٹرفیس اور پراسیس شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دھوکہ

کووڈ 19 کی عالمی وبا کی وجہ سے انفارمیشن اینڈ کمیونٹی کیشن ٹیکنالوجی پر توجہ بڑھی اور ڈیجیٹل مالی خدمات کو اپنانے کا عمل تیز ہوا۔

حال ہی میں کووڈ 19 اور اس سے جڑی سماجی فاصلے جیسی پابندیوں نے دنیا بھر میں ڈیجیٹل مالی خدمات کو اپنانے کے عمل کو غیر معمولی طور پر تیز کیا اور آبادی کے بینک سروسز سے دور طبقے کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ ڈیجیٹل مالی خدمات تک رسائی حاصل کریں کیوں کہ اس میں بہت سے فوائد پنہاں ہیں۔ مثال کے طور پر بھارت اور چین، دنیا کے دو بڑے ممالک میں بالترتیب 80 ملین اور 100 ملین بالغ افراد نے عالمی وبا کے آغاز کے بعد اپنی زندگی میں پہلی بار ڈیجیٹل مرچنٹ پیمنٹ کی۔ اسی طرح پاکستان اور دنیا بھر کے دیگر

¹⁹⁷ عالمی بینک (2021ء)۔ گلوبل فنانس رپورٹ۔ واشنگٹن۔ تفصیلات یہاں ملاحظہ کیجیے:

<https://www.worldbank.org/en/publication/globalindex/Data>.

198 کیا گیا تھا۔

ہو چکا تھا اور انہوں نے اپنے پروسس کی آٹومیشن کے ساتھ ساتھ متبادل ڈیوری چینلز (اے ڈی سیز) جیسے اے ٹی ایم، پی او ایس مشین وغیرہ کا آغاز کیا جو صارفین کو متعدد ٹچ پوائنٹس فراہم کرتے تھے، اور ایمبیڈڈ فنانس جیسے نئے طریقوں کے استعمال کی طرف بڑھ رہے تھے۔²⁰⁰

چنانچہ، پاکستان نے الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس 2002ء جاری کیا جس نے الیکٹرانک دستاویزات، ریکارڈز، معلومات، مواصلات اور ٹرانزیکشن سمیت دیگر خدمات کو قانونی حیثیت دی۔ (چارٹ ایس 1.2)

دہی کے واقعات اور سائبر سکیورٹی کے مسائل کو بھی بڑی رکاوٹوں کے طور پر شناخت کیا گیا تھا۔¹⁹⁸

ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی) کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ڈیجیٹل مالی شمولیت میں نمایاں اضافے کے باوجود صنف اور دیگر بنیادوں پر فرق برقرار ہے۔ بڑی رکاوٹوں میں رسائی میں مشکلات، لاگت کے عوامل، مالی اور ڈیجیٹل خواندگی اور اسکیز میں خلا، اور صنفی تعصبات اور سماجی و ثقافتی اقدار شامل ہیں۔¹⁹⁹

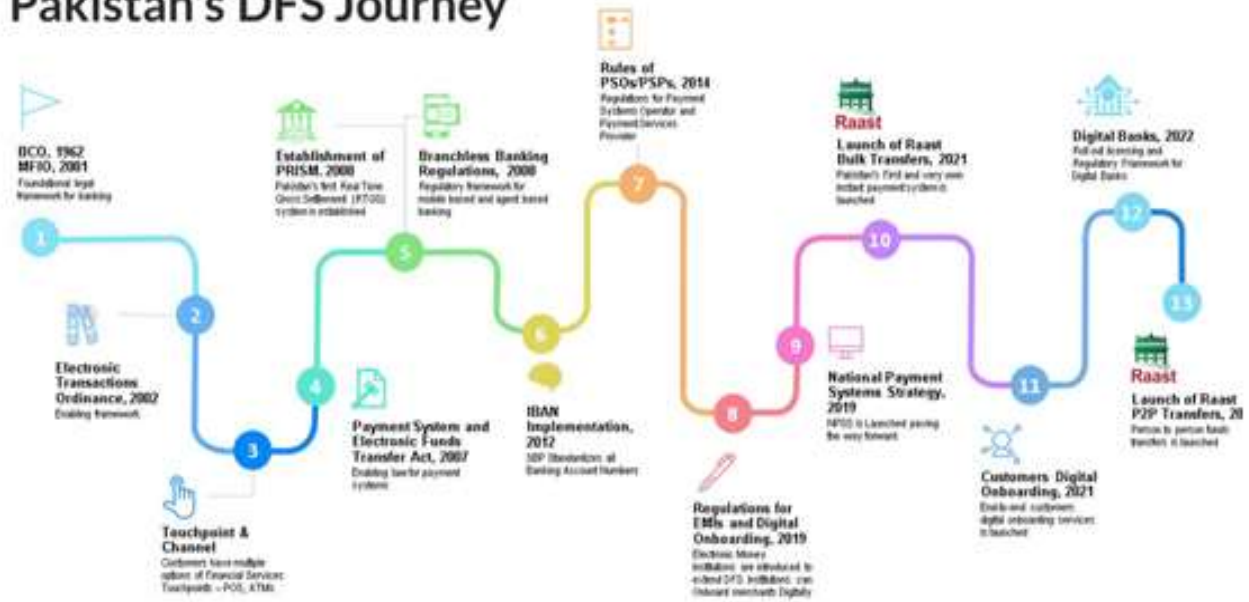
پاکستان میں ڈیجیٹل مالی خدمات کا ارتقا

ادائیگی کے نظام کی بڑھتی ہوئی اہمیت اور دنیا بھر میں ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، ادائیگیوں کے نظام اور الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر ایکٹ 2007ء کو ملک میں ادائیگی کے نظام اور الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر کے لیے ایک جامع ضوابطی فریم ورک

بیکاری کے شعبے نے اپنے کاروباری عمل کے ساتھ ساتھ اپنی مالی مصنوعات / خدمات اور اس کی فراہمی کے کمیزم میں بہت پہلے ٹیکنالوجی کو اپنانا شروع کر دیا تھا۔ اس صدی کے آغاز میں ہی بینکوں میں کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال کافی عام

چارٹ ایس 1.2: پاکستان کا ڈیجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) کا سفر

Pakistan's DFS Journey



Source: SBP

<https://www.adb.org/sites/default/files/publication/843526/adb-bi-digital-financial-inclusion-and-literacy-g20-perspective.pdf>

²⁰⁰ 2004ء کے آخر تک ملک میں 2475 آر ٹی او بیز اور 1786 اے ٹی ایم کام کر رہے تھے۔ جبکہ بینکوں کی جانب سے مجموعی طور پر 1.59 ملین ڈیجیٹل کارڈز اور 808 ہزار کریڈٹ کارڈز جاری کیے گئے تھے۔ (ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان)

¹⁹⁸ عالمی اقتصادی فورم 2022ء۔ آسیان ڈیجیٹل جزییشن رپورٹ: ڈیجیٹل مالیاتی شمولیت۔ جینیوا، دسمبر۔ تفصیلات یہاں ملاحظہ کریں:

https://www3.weforum.org/docs/WEF_ASEAN_Digital_Generation_Report_2022.pdf

¹⁹⁹ ایشیائی ترقیاتی بینک 2022ء جی 20 نقطہ نظر سے ڈیجیٹل مالی شمولیت اور خواندگی۔ منڈل یونگ، نومبر۔ تفصیلات کے لیے براہ مہربانی ملاحظہ کریں:

یہ حکمت عملی قانونی اور ضوابطی فریم ورک، ادائیگی کے بنیادی ڈھانچے، خوردہ ادائیگیوں کی مارکیٹ، سرکاری ادائیگیوں، ترسیلات زر کی مارکیٹ اور نگرانی کے فریم ورک کے کلیدی شعبوں کے لیے تجاویز فراہم کرتی ہے تاکہ قومی ادائیگی کے نظام کی بنیاد میں بہتری لائی جاسکے۔ 2019ء کے بعد سے این پی ایس ایس میں بیان کردہ متعدد اہم ساختی اور ضوابطی تبدیلیوں کو اسٹیٹ بینک نے متعلقہ شرائط داروں کے تعاون سے نافذ کیا ہے۔

صارفین بالخصوص غیر مقیم پاکستانیوں کو ڈیجیٹل ریموٹ آن بورڈنگ کی سہولت فراہم کرنے اور زیادہ ترسیلات زر کو راغب کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 2020ء میں روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) متعارف کرایا۔ مزید برآں، 2021ء کے دوران مقیم پاکستانیوں کو بھی یہی سہولت، یعنی ریموٹ آن بورڈنگ فراہم کی گئی تھی۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے پی ٹی اے اور بینکوں کے اشتراک سے مالی سال 2015ء میں آسان موبائل اکاؤنٹ (اے ایم اے) شروع کیا تاکہ شناختی کارڈ رکھنے والا کوئی بھی شخص کسی بھی موبائل آپریٹر کا اسم کارڈ استعمال کر کے اے ایم اے کے شریک بینک میں اکاؤنٹ کھول سکے اور انٹرنیٹ کی ضرورت کے بغیر سادہ موبائل فون سے بھی لین دین کر سکے۔²⁰⁵

ادائیگیوں کے شعبے میں ایک اہم پیش رفت اسٹیٹ بینک کی جانب سے مالی سال 2021ء میں پاکستان کے پہلے فوری ادائیگی کے نظام کے طور پر ”راست“ کا اجرا ہے۔ مفت ہونے کی وجہ سے راست نے موبائل ایپس کے ذریعے وسیع پیمانے پر انٹر آپریٹنگ متعارف کرائی جس سے مستقبل میں ڈی ایف ایس کے منظر نامے میں مزید ترقی کی توقع ہے۔ اس کے پہلے دو مراحل کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا جا چکا ہے جس میں بڑی ادائیگیوں اور فرد تا فرد (پی 2 پی) ادائیگیوں کا احاطہ کیا گیا، جبکہ اس کے تیسرے مرحلے پر کام آخری مراحل میں ہے جو تاجروں کو راست کے ادائیگی کے منظر نامے میں شامل کرے گا (چارٹ ایس 1.3)۔

سال 2022ء کے آغاز میں اسٹیٹ بینک نے ملک میں ڈیجیٹل بینکوں کے قیام میں سہولت کی خاطر ڈیجیٹل بینکوں کے لیے جامع لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک جاری کیا۔²⁰⁶ یہ فریم ورک ملک میں مکمل ڈیجیٹل بینکوں کو متعارف کرانے کی جانب پہلا ضوابطی قدم ہے

فراہم کرنے کے لیے متعارف کرایا گیا تھا۔ 2008ء میں پاکستان کا واحد ریئل ٹائم گراس سیٹلمنٹ سسٹم (آر ٹی جی ایس) پاکستان ریئل ٹائم انٹرنیٹ سیٹلمنٹ کمیزم (پرز م) کے نام سے قائم کیا گیا جس میں تصفیے کے خطرے کو کم کرنے کے لیے بڑی مالیت کی ادائیگیوں کو بروقت مجموعی بنیادوں پر چکنا یا جاتا ہے۔

2000ء کی دہائی کے اواخر تک ملک میں موبائل فونز کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا جس سے نہ صرف عمومی طور پر معاشی سرگرمیاں بڑھیں بلکہ خدمات کی فراہمی میں کارکردگی کو بہتر بنانے اور معاشرے کے پسماندہ طبقوں تک رسائی کے لیے مالی خدمات میں جدت طرازی کے وسیع مواقع بھی کھل گئے۔²⁰¹ چنانچہ، برانچ لیس بینکاری کا ضوابطی فریم ورک 2008ء میں متعارف کرایا گیا تاکہ ٹیلی کمیونی کیشن فراہم کنندگان کی جانب سے فراہم کردہ رسائی کو بروئے کار لاتے ہوئے معاشرے کے پسماندہ طبقات کو مالی خدمات کی فراہمی میں سہولت دی جاسکے۔ اس فریم ورک نے مالی اداروں کو ایجنٹس کا نیٹ ورک تیار کرنے کے قابل بنایا جس کے نتیجے میں چھوٹے شہروں اور دیہی علاقوں میں باضابطہ مالی خدمات متعارف ہوئیں اور فروغ پائیں۔²⁰² برانچ لیس بینکاری کو اپنانے کے عمل میں گذشتہ ایک دہائی کے دوران تیزی آئی ہے۔

معیشت اور مالی نظام میں ترقی اور ادائیگی کے نئے اور منفرد طریقے تلاش کرنے کی ضرورت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے غیر بینک اداروں کو ڈیجیٹل مالی خدمات پیش کرنے کے قابل بنایا۔ اس مقصد کے لیے پیمنٹ سسٹم آپریٹرز (پی ایس او) / پیمنٹ سروس پرووائیڈرز (پی ایس پیز) اور الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (ای ایم آئیز) کے قواعد بالترتیب 2014ء²⁰³ اور 2019ء²⁰⁴ میں متعارف کرائے گئے۔ ان اقدامات کا مقصد غیر بینک مالی اداروں کو یکساں مواقع فراہم کرنا اور ڈی ایف ایس کے منظر نامے میں جدت طرازی اور مسابقت کو متعارف کرانا تھا۔

2019ء میں اسٹیٹ بینک نے نیشنل پیمنٹ سسٹم اسٹریٹجی (این پی ایس ایس) کا آغاز کیا، جس میں مؤثریت اور حفاظت، عالمگیریت اور صارفین کے تحفظ کے اصولوں پر قومی ادائیگی کے نظام کی تشکیل اور ادائیگی کے منظر نامے میں مسابقتی ماحول فراہم کرنے کے لیے ایک روڈ میپ طے کیا گیا۔

²⁰³ پی ایس ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2014ء

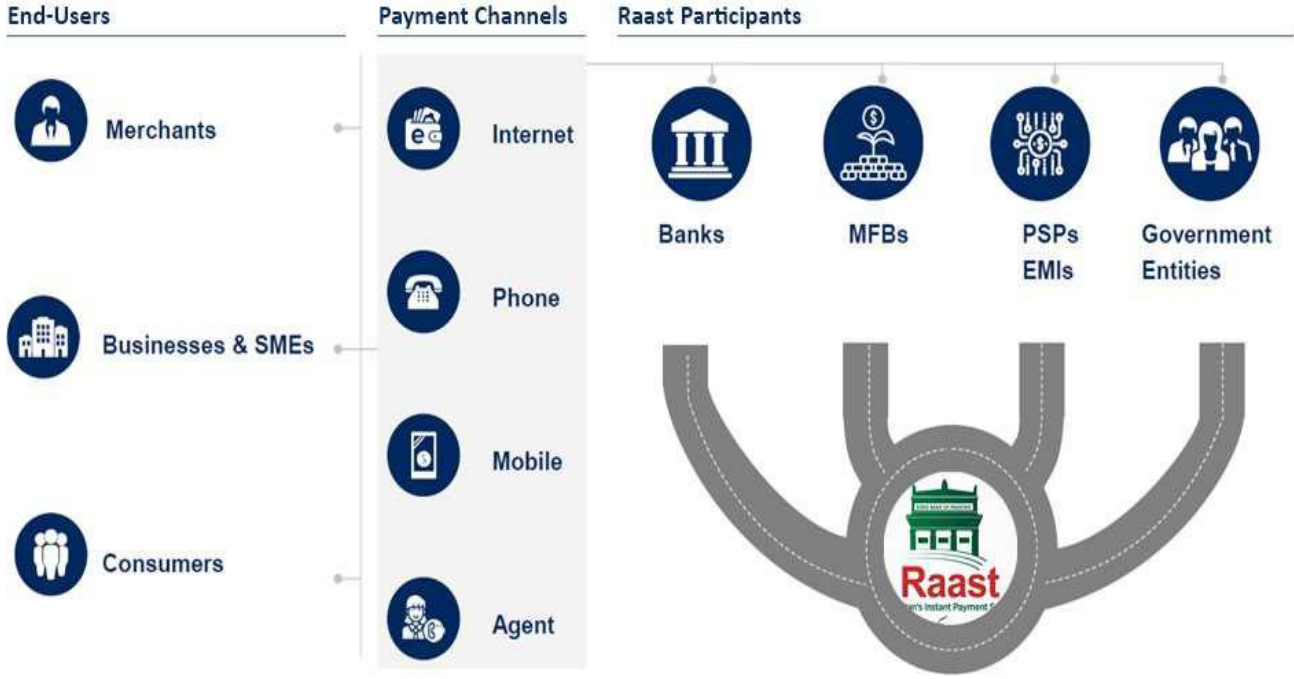
²⁰⁴ پی ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2019ء

²⁰⁵ پی ایس ڈی سرکلر نمبر 11 برائے 2015ء

²⁰⁶ ایس پی پی پریس ریلیز، بتاریخ 3 جنوری 2022ء

²⁰¹ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیلی کمانڈ میں 10 فیصدی پوائنٹ کا اضافہ جی ڈی پی کی نمو میں 1 فیصدی پوائنٹ کا اضافہ کرتا ہے (ماخذ: چیانگ، کرٹین ٹرین-وی اور کارلواہم روسوٹو اور کوروکیورا (2009ء)۔ ترقی کے لیے انفارمیشن اور کمیونیکیشن پر براڈ بینڈ کے معاشی اثرات (2009ء: 35-50۔ ورلڈ بینک)

²⁰² کارانداز (2021ء)۔ پاکستان کا فنانشل ٹیکنالوجی ایکو سسٹم۔ لینڈ اسکیپ اسٹڈی۔ جون۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے: <https://karandaaz.com.pk/wp-content/uploads/2021/06/Fintech-Ecosystem-of-Pakistan.pdf>



Source: SBP

بینک نے آؤٹ سورسنگ اور کلاؤڈ سروس پرووائیڈرز کی آؤٹ سورسنگ کے لیے 2023ء میں انتظام خطر کا فریم ورک متعارف کرایا۔

جو بینکاری شعبے کی مزید ڈیجیٹائزیشن کا آغاز کر سکتا ہے اور محتاط ضوابط کی نگرانی کے ساتھ ڈی ایف ایس کے فروغ میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔²⁰⁷

اسٹیٹ بینک نے ایک جامع ضوابطی اور نگرانی فریم ورک قائم کیا ہے جس کا مقصد مالی استحکام اور صارفین کے تحفظ کے مقاصد کو مناسب طریقے سے متوازن کر کے اور ابھرتے ہوئے خطرات خاص طور پر سائبر اور انفارمیشن سکیورٹی سے نمٹتے ہوئے مالی شعبے میں پائیدار جدت طرازی اور کارکردگی کو فروغ دینا ہے۔

انفارمیشن اینڈ کمیونٹی کیشن ٹیکنالوجیز میں ترقی اور موبائل فون تک وسیع رسائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فن ٹیک کے ذریعے چلنے والی مالی خدمات غیر بینک مالی شعبے میں امید افزا کاروبار کے طور پر ابھر کر سامنے آئیں۔

پاکستان میں ڈی ایف ایف کی موجودہ صورت حال

پاکستان میں ڈی ایف ایف انفراسٹرکچر اور اسپیکٹرم کی موجودہ حالت بنیادی قانونی اور ضوابطی فریم ورک، انفراسٹرکچر اور بہت سے پلیٹ فارمز اور مصنوعات پر مشتمل ہے (چارٹ ایس 1.4 دیکھیں)۔

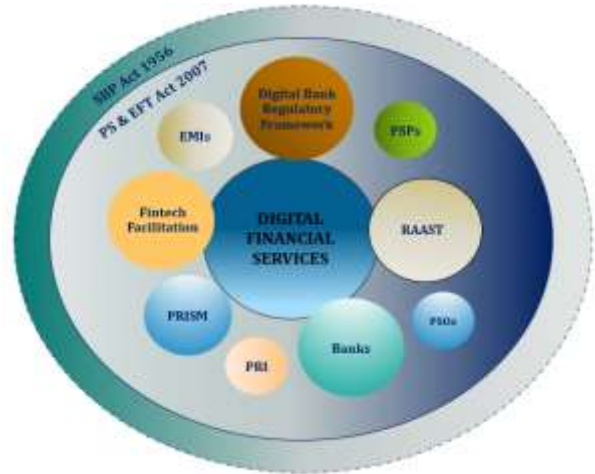
چنانچہ سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے فن ٹیک پر مبنی این بی ایف سیز کے لیے جامع ضوابطی فریم ورک متعارف کرایا جس میں صارفین کے تحفظ، آئی ٹی گورننس اور فنانشل رسک مینجمنٹ کے پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ یہ فریم ورک ڈیجیٹل قرض دینے کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل انویسٹمنٹ ایڈوائزرز کا بھی احاطہ کرتا ہے۔²⁰⁸

حالیہ برسوں میں، مالی شعبے کی ڈیجیٹائزیشن میں پیش رفت اور صارفین کی بڑھتی ہوئی ترجیحات مالی خدمات کے استعمال کے طریقوں میں نمایاں تبدیلیاں لائی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کاغذی وثیقہ جات کے ذریعے لین دین میں کمی کا رجحان رہا ہے۔ اس

جہاں کلاؤڈ کمپیوٹنگ کے بے شمار فوائد ہیں جیسا کہ آسانی، توسیع پذیری، ضرورت کے وقت دستیابی وغیرہ، وہیں اسے قانونی خطرے، دائرہ اختیار کے خطرے، تسلسل کار کے خطرے اور انفارمیشن سکیورٹی جیسے مختلف خطرات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کلاؤڈ ٹیکنالوجی کے فوائد کو بروئے کار لاتے ہوئے ان خطرات کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ

²⁰⁷ دسمبر 2022ء تک اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل بینک لائسنس کے لیے درخواست دینے والے 20 ممکنہ اداروں / سروس پرووائیڈرز کا جائزہ مکمل کر لیا تھا اور ان میں سے پانچ اداروں / سروس پرووائیڈرز کو ڈیجیٹل بینک کھولنے کے لیے عبوری این ایو سی جاری کیے تھے۔

²⁰⁸ 2021ء کے اختتام تک ایس ای سی پی نے فن ٹیک سے چلنے والی 6 این بی ایف سیز کو لائسنس جاری کیے تھے جو نیو لینڈنگ، پی ٹی ٹی قرضوں اور ابھی خریدیں اور ادائیگی بعد میں کے ماڈلز پر کام کر رہی تھیں اور 3 لاکھ 65 ہزار سے زائد قرض گیروں کو مجموعی طور پر 6.1 ارب روپے کی رقم تقسیم کر چکی تھیں۔



PRISM=Pakistan Real-time Interbank Settlement Mechanism, EMIs=Electronic Money Institutions, PRI=Pakistan Remittance Initiative, PSPs=Payment Service Providers, PSOs=Payment System Operators
Source: SBP

کے ساتھ ہی الیکٹرک بینکنگ اپنے تمام اہم شعبوں میں مسلسل مستحکم نمو کی رفتار کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ خاص طور پر موبائل اور انٹرنیٹ بینکنگ میں زبردست اضافہ ہوا ہے جس سے صارفین کی ادائیگیوں کے ڈیجیٹل طریقہ کار کی طرف منتقلی کے رجحان کی عکاسی ہوتی ہے (چارٹ ایس 1.5)۔

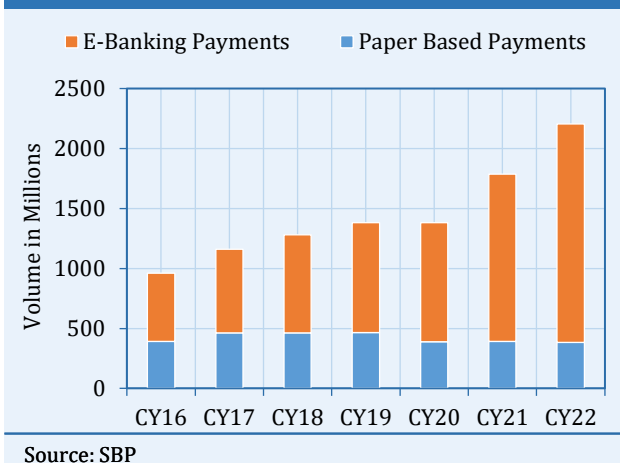
مزید برآں، برانچ لیس بینکنگ کی زبردست نمو نے گزشتہ دہائی کے دوران مالی شمولیت اور مالی خدمات تک رسائی کو بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران پاکستان کے ڈی ایف ایس منظر نامے نے ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ عالمی رجحان کے مطابق اور اسٹیٹ بینک کی مالی شمولیت کے شعبے میں تیزی سے آگے بڑھنے کے لیے ٹیکنالوجی کو ایک آلے کے طور پر استعمال کرنے کی حالیہ پالیسی مہم کے تحت گزشتہ چند برسوں میں نمو خاص طور پر غیر معمولی رہی²⁰⁹ (جدول ایس 1.1)۔

دی اکانومسٹ کے مالی شمولیت پر مائیکرو اسکوپ انڈیکس برائے 2020ء میں پاکستان کو حکومت اور پالیسی سپورٹ، مصنوعات اور آؤٹ لیٹس اور صارفین کے تحفظ کے پیمانوں میں اعلیٰ درجے پر فائز کیا گیا تاہم استحکام اور سالمیت اور انفراسٹرکچر کے پیمانوں پر خلی سطح پر درجہ بند کیا گیا۔²¹⁰ اس کے بعد سے متعدد ضوابطی اور انفراسٹرکچر فریم ورک لانچ کیے گئے ہیں جن میں ڈیجیٹل بینکوں کا فریم ورک، صارفین کا ڈیجیٹل آن بورڈنگ

میکزم، موبائل ایپ سکیورٹی گائیڈ لائنز، کیو آر کوڈ اسٹینڈرڈائزیشن وغیرہ شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک ڈی ایف ایس کے حوالے سے اپنے نگرانی کے میکزم میں نمایاں بہتری لایا ہے، خاص طور پر سائبر سکیورٹی، مالی استحکام اور صارفین کے تحفظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، فوری ادائیگی کا نظام 'راست' لانچ کیا گیا جو مارکیٹ میں وسیع تر انٹر آپریٹیبلٹی پیش کرتا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک اور دیگر شراکت داروں نے مالی شعبے کی سالمیت کو بڑھانے کے لیے ایف اے ٹی ایف کی سفارشات کے مطابق اے ایم ایل / سی ایف ٹی نظام میں بہتری کے لیے ایکشن پلان پر کامیابی سے عمل درآمد کیا۔

گزشتہ چند برسوں میں، ملک میں متعدد جدید مصنوعات اور اقدامات کو متعارف کرایا گیا ہے جو ڈی ایف ایس کی ترقی کے اگلے مراحل میں ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تاہم، ان مصنوعات کو ان کی صلاحیت کے مطابق بروئے کار لایا جانا باقی ہے کیونکہ صارفین اب بھی نقد رقم اور دیگر روایتی کاغذی وثیقہ جات پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔

چارٹ ایس 1.5: 2016ء کے بعد سے خردہ ادائیگیوں میں زمرہ دار حصہ



چیلنجز اور مواقع

کچھ مسائل ایسے ہیں جو پاکستان میں ڈی ایف ایس کو بڑے پیمانے پر اپنانے کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ برانچ لیس بینکاری اور دیگر صارف دوست طریقوں کے آغاز کے باوجود ملک میں مالی اور ڈیجیٹل خواندگی کی کم سطح کا مسئلہ برقرار ہے جہاں آبادی کا بڑا حصہ بینکاری خدمات کی پہنچ سے دور ہے۔ اس کے علاوہ، نقد اور دیگر کاغذی وثیقہ جات کے ذریعے ادائیگیوں پر کم لاگت اور اس کی وسیع پیمانے پر قبولیت صارفین اور کاروباری اداروں کو ادائیگی کے ڈیجیٹل طریقوں کو اپنانے کی طرف راغب نہیں ہونے دیتی۔

²¹⁰ دی اکانومسٹ انٹیلی جنس یونٹ۔ گلوبل مائیکرو اسکوپ 2020ء۔ کوڈ 19 کے رد عمل میں مالی شمولیت کا کردار۔ لندن۔ تفصیلات کے لیے، براہ مہربانی ملاحظہ کریں: https://pages.eiu.com/rs/753-RIQ-438/images/EIU_Microscope_2020_proof_10.pdf

²⁰⁹ ادائیگیوں کے موجودہ رجحانات اور کارکردگی کا اس اشاعت کے باب 8- فنانشل مارکیٹ انفراسٹرکچر (ایف ایم آئیز) میں تفصیلی احاطہ کیا گیا ہے۔

ڈی ایف ایس کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ آئی ٹی اور سائبر سیورٹی کے خطرات اور ڈیجیٹل انفارمیشن سیورٹی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے جو پورے انٹرپرائز کے لیے خطرہ بن گئے ہیں۔ تاہم، ملک میں کام کرنے والے مالی ادارے آئی ٹی سیورٹی خطرات سے نمٹنے اور اپنے نیٹ ورک کے بنیادی ڈھانچے کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے مؤثر انتظامات کے لیے کوشاں ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے حالیہ برسوں میں مالی اداروں کے لیے ایک جامع سائبر / انفارمیشن سیورٹی فریم ورک متعارف کرایا ہے تاکہ سائبر سیورٹی اقدامات کی پچھ اور مضبوطی کو برقرار رکھا جاسکے۔²¹¹

ڈیجیٹلائزیشن میں پیش رفت نے مالی مصنوعات کی غلط فروخت (معلومات کے غیر متناسب ہونے کی وجہ سے) اور صارفین کے تحفظ سے متعلق مسائل کے حوالے سے خدشات کو بھی اجاگر کیا ہے۔ اس نوعیت کے بڑھتے ہوئے واقعات ڈیجیٹلائزیشن کی کوششوں میں رکاوٹ بن سکتے ہیں کیونکہ صارفین جب مالی خدمات تک رسائی کے لیے ڈیجیٹل طریقوں کا استعمال کرتے ہیں تو ان کے لیے دھوکہ دہی / معلومات کے لیک ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے صارفین کی مالی اور ڈیجیٹل خواندگی کو بہتر بنانا اور صارف کے طور پر ان کے حقوق کے بارے میں آگاہی اس طرح کے مسائل کے واقعات کو کم سے کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے ریگولیٹر کی جانب سے صارفین کے تحفظ، شکایات سے نمٹنے، ضوابطی نگرانی اور شکایات کی نگرانی کے فریم ورک پہلے ہی موجود ہیں۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ان فریم ورکس کے مؤثر نفاذ کے لیے زیادہ توجہ اور حکمت عملی کی ضرورت ہو سکتی ہے، اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں صارفین کے تحفظ اور منصفانہ سلوک کے نظام کی ریگولیشن اور نگرانی کے لیے مخصوص شعبے تشکیل دے کر اپنے تنظیمی فریم ورک کو مزید بہتر کیا ہے۔

بینک روایتی طور پر محتاط کاروباری نقطہ نظر کی پیروی کرتے ہیں جس کی وجہ مالی استحکام کے خدشات اور متعلقہ ضوابطی نظام کے ساتھ ساتھ بینکاری خدمات کی فراہمی میں ان کی نسبتاً آجہاداری ہے۔ چنانچہ یہ تکنیکی تبدیلیوں کو اپنانے میں سستی کا رجحان رکھتے ہیں اور آزمودہ کاروباری ماڈل اور مصنوعات کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ چونکہ بینک ڈیجیٹل مالی منظر نامے پر حاوی ہیں لہذا کسی بھی دوسرے ملک کی طرح یہاں بھی بینکوں کے لیے مراعاتی اسٹرکچر کی تیاری ایک چیلنج رہتی ہے جس کے تحت بینک ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کو

اپنانے اور معیشت کے پسماندہ طبقوں تک رسائی حاصل کرنے کی طرف راغب ہوں۔ مستقبل میں، قومی ادائیگی کے نظام کی حکمت عملی (این پی ایس ایس) کی سفارشات پر عمل درآمد پائیدار انداز میں قومی ادائیگی کے منظر نامے کی مزید ترقی کے لیے ضروری ہے۔ اس کے نفاذ سے قومی مالی شمولیت کی حکمت عملی (این ایف آئی ایس) کے تحت قومی اہداف کی تکمیل اور ملک کے مالی استحکام میں بھی مدد ملے گی۔²¹²

جہاں تک قومی ادائیگی کے نظام کے بنیادی ڈھانچے کے اجزائے ترکیبی کا تعلق ہے، پاکستان میں فی الحال اسے سی ایچ (آٹومیٹڈ کلیئرنگ ہاؤس) کا فقدان ہے، جو کم قیمت، تھوک ادائیگیوں کے لیے سہل اور کم لاگت ہے۔ توقع ہے کہ آر ٹی جی ایس کو مستقبل قریب میں آٹومیٹڈ ٹرانسفر سسٹم (اے ٹی ایس) میں اپ گریڈ کر دیا جائے گا جس میں آر ٹی جی ایس اور اے سی ایچ کی خصوصیات ہوں گی۔ یہ جدت کاری ادائیگیوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور مضر خطرات کے بہتر انتظام کے ذریعے ادائیگی کے منظر نامے کو وسیع کرنے میں معاونت کرے گی۔

مزید برآں، راست کے مکمل نفاذ کے بعد اس کے ذریعے افراد، سرکاری اداروں اور کاروباری اداروں کے مابین ادائیگی کی منتقلی کی اینڈ ٹو اینڈ ڈیجیٹلائزیشن سے پوری معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کے لیے راہ ہموار ہوگی۔ راست کی مکمل صلاحیت کو بروئے کار لانے کے لیے تمام شرائط داروں (جن میں بینک، ایم ایف بی، ای ایم آئیز اور پی ایس پیز / پی ایس او شامل ہیں) کو منسلک ادائیگی کے ذرائع اور مصنوعات کی تیاری اور صارفین کے مالی خدمات کے تجربے اور آگاہی کو مزید بہتر بنانے کے لیے اضافی کوششیں کرنے کی ضرورت ہوگی۔

اگرچہ موبائل منی کے شعبے میں مختلف خدمات ادائیگی کے مابین باہمی تعاون نے حالیہ برسوں میں پیش رفت کی ہے تاہم اضافی پیش رفت کے لیے اسٹیک ہولڈرز کے مابین مزید تعاون کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ آن لائن ادائیگیاں کرنے میں صارفین اور تاجروں کی سہولت کے ساتھ ساتھ موبائل منی سسٹم میں ڈی ایف ایس کی ترقی پر اس کا نمایاں اثر پڑتا ہے۔²¹⁴ مزید برآں، چونکہ بہت سے سیلولر صارفین کے پاس اسمارٹ فون نہیں ہیں، لہذا ایو ایس ایس ڈی نیٹ ورک کو فعال کرنا اکاؤنٹس میں لین دین سے متعلق ڈی

²¹³ ای سی پی کی تعریف: آٹومیٹڈ کلیئرنگ ہاؤس (اے سی ایچ) ایک الیکٹرانک کلیئرنگ سسٹم ہے جس میں شرکاء کے درمیان ادائیگی کے آرڈرز کا تبادلہ کیا جاتا ہے (بنیادی طور پر الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے) اور ڈیٹا پروسیسنگ سینٹر کے ذریعے سنبھالا جاتا ہے۔

²¹⁴ ایچ بی او صارفین کو مختلف سروس فراہم کنندگان میں سے ہر ایک کے ساتھ الگ الگ منی والٹ اکاؤنٹس رکھنے کی ضرورت تھی کیونکہ منی والٹس کے درمیان انٹر آپریشنلٹی موجود نہیں تھی۔

²¹¹ سائبر سیورٹی میں اہم اقدامات کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے، براہ کرم ضمیمہ الف یعنی سال 2022ء میں ریگولیٹری اور سپروائزری ڈیولپمنٹ ملاحظہ کریں۔

²¹² اسٹیٹ بینک نے ورلڈ بینک کے فنانشل انکلوژن سپورٹ فریم ورک (ایف آئی ایس ایف) پروگرام کے ذریعے 2019ء میں قومی ادائیگی کے نظام کی ترقی کے لیے قومی ادائیگی کے نظام کی حکمت عملی (این پی ایس ایس) تیاری۔ ویب لنک: قومی ادائیگی کے نظام کی حکمت عملی (sbp.org.pk)

تک پہنچ گئی ہے۔²¹⁵ دوسری طرف، ملکی نمو کی صلاحیت جو کچھ غیر معمولی چیلنجز کی وجہ سے بڑے پیمانے پر بروئے کار نہیں لائی گئی، معاشی سرگرمیوں میں تیزی کے لیے گنجائش اور مواقع پیش کرتی ہے۔ پس، مالیاتی ادارے آئی سی ٹی صلاحیتوں اور پلیٹ فارمز کی وافر دستیابی کو بروئے کار لاسکتے ہیں تاکہ نمو کے امکانات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے سرمایہ کاروں، صارفین اور معیشت کے لیے قدر پیدا کر سکیں۔

غیر بینک اداروں (مثال کے طور پر ای ایم آئیز) اور ڈیجیٹل بینکوں جیسے متنوع شراکت داروں کی مارکیٹ میں آمد جدت طرازی کے لیے روایتی شراکت داروں پر دباؤ بڑھانے کی اور مالی خدمات کے نظام کو منفرد اور عمدہ طریقوں سے متاثر کرنا جاری رکھے گی۔ ڈی ایف ایس کے منظر نامے میں مارکیٹ کے تمام شراکت داروں اور ریگولیٹرز کو ان خطرات سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جو ٹیکنالوجی پر منحصر مالی اختراعات سامنے لاتی ہیں۔

ایف ایس کے استعمال کے لیے ایک مکمل محرک ہو سکتا ہے۔ فعال موبائل والٹ اب بھی موبائل فون تک رسائی رکھنے والی بالغ آبادی کے ایک چھوٹے سے حصے پر مشتمل ہے۔

مزید برآں، ڈیجیٹل کرنسیوں کی آمد اور خاص طور پر بنیادی بلاک چین ٹیکنالوجی مالی شعبے میں کارکردگی اور شفافیت کو بڑھانے کی بہت زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔ تاہم، اس سے جڑے خطرات اور ضوابطی عدم مطابقت اب بھی کلیدی مسائل ہیں۔ کرپٹو اثاثوں اور اس سے وابستہ خطرات اور مواقع کی مزید تفصیلات کے لیے باکس 8.1 ملاحظہ کریں۔

بہر حال، پاکستان کی معیشت آنے والے برسوں میں ڈی ایف ایس کی ترقی کے وسیع امکانات رکھتی ہے۔ ملک نے انفارمیشن اینڈ کمیونٹی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) اور انفرا اسٹرکچر سپورٹ سسٹم میں نمایاں ترقی حاصل کی ہے۔ مثال کے طور پر، براڈ بینڈ رسائی اور ٹیلی فونیکس مارچ 23ء کے آخر تک بالترتیب کل آبادی کے 54 فیصد اور 82 فیصد

جدول ایس 1.1: پاکستان میں ڈیجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) کے اہم اعداد و شمار						
تفصیل	سال 2011ء	سال 2016ء	سال 2019ء	سال 2020ء	سال 2021ء	سال 2022ء
آر ٹی او بیز	7036	13,926	15,930	16,165	16,571	16,603
اے ٹی ایف	4734	12,352	15,252	16,041	16,709	17,133
پوائنٹ آف سیل (پی او ایس)	44383	52,062	47,567	62,480	92,153	104,865
ڈیجیٹل کارڈز (ہزاروں میں)	10,910	17,470	26,440	27,592	30,934	30,162
کریڈٹ کارڈز (ہزاروں میں)	1,564	1,209	1,644	1,691	1,740	1,800
برانچ لیس بینکنگ ایجنٹس کی تعداد	22,512	359,806	437,182	481,837	587,547	622,884
برانچ لیس بینک اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	929	19,965	46,103	62,755	78,810	97,097

ماخذ: ایس بی پی

²¹⁵ پاکستان ٹیلی کمیونٹی کمیشن اتھارٹی